سوال

(22) حیض اوراستحاضہ میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض عورتیں حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق نہیں کرتیں،چنانچہ بسا اوقات استحاضہ کی وجہ سے لگاتار خون جاری رہتا ہے اورجب تک خون بند نہیں ہوجاتا وہ نماز نہیں پڑھتیں،اس سلسلہ میں شریعت کاکیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حیض وہ خون ہے جو عموماً ہر ماہ دستورالٰہی کے مطابق عورتوں کے رحم سے جاری ہوتا ہے،جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں مذکور ہے(اوراستحاضہ وہ خون ہے جو عورت کے رحم کے اندرکسی رگ میں فسادوخلل پیداہوجانے سے جاری ہوتا ہے)اس سلسلہ میں مستحاضہ عورت کی تین حالتیں ہیں:

1۔اگراسے پہلی بار یہ خون آیا ہے یعنی پہلے سے اس کی کوئی اپنی عادت نہیں،تو وہ ہر مہینہ میں پندرہ دن،یاجمہورعلماء کے قول کے مطابق اس سے کچھ کم،جب تک پاک نہیں ہوجاتی نماز،روزہ اورشوہر کے ساتھ ہمبستری سے دوررہے گی،اگرپندرہ دن کے بعد بھی خون آرہاہے تووہ مستحاضہ ہے،اورایسی حالت میں اپنے خاندان کی ہم عمرعورتوں کے ایام حیض پرقیاس کرکےچھ سات دن خودکوحائضہ شمارکرے گی،مگریہ اس صورت میں ہے جب اسے حیض اوراستحاضہ کے درمیان تمیز نہ ہو۔

2۔اگروہ حیض اوراستحاضہ کے درمیان رنگ یا بوکے ذریعہ فرق کرلیتی ہے توجب تک حیض کے خون کی علامت پائی جائے وہ نماز،روزہ اورشوہر کے ساتھ ہمبستری سے دوررہے اورپھر غسل کرکے نمازپڑھنا شروع کردے،بشرطیکہ یہ مدت پندرہ دن سے زیادہ نہ ہو۔

3۔اگرپہلے سے اس کی کوئی اپنی معروف عادت ہے تووہ اپنی عادت کے بقدرنماز،روزہ اورشوہر کے ساتھ ہمبستری سے دوررہنے کے بعد غسل کرلے اورجب خون جاری ہوتو وقت ہوجانے کے بعد ہرنمازکےلیے وضوکرے،اورجب تک اگلے مہینہ کا حیض نہیں آجاتا وہ اپنے شوہر کےلیے حلال ہوگی۔

یہ ہے مستحاضہ عورت کے سلسلہ میں واردحدیثوں کا خلاصہ،جسے حافظ ابن حجررحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام میں اورمجددین تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ،نے''المنتقیٰ''میں ذکرکیاہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ:76

محدث فتویٰ